شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی حیاتِ مبارکہ کے روشن اوراق

تذکرۂ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

قسط (2)

اِبتدائی حالات

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

SC1286

پہلے اسے پڑھ لیجئے

دعوتِ اسلامی جیسی عظیم الشّان تحریک کے بانی، شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ **مولانا محمد الیاس عطّؔار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ کی مَدَنی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ آپ کی سعی پیہم سے لاکھوں مسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کو گناہوں سے توبہ کی توفیق ملی اور وہ نیکی کی راہ پر گامزن ہوگئے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ اپنے بیانات، تالیفات، ملفوظات اور مکتوبات کے ذریعے اپنے متعلقین و دیگر مسلمانوں کو اِصلاحِ اعمال کی تلقین فرماتے رہتے ہیں۔ **آپ** دامت برکاتہم العالیہ خوفِ خداعزوجل وعشق رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، جذبۂ اِتباعِ قرآن وسنّت، جذبہ احیاءِ سنّت، زُہدوتقویٰ، عفو ودرگزر، صبروشکر، عاجزی واِنکساری، سادگی، اِخلاص، حسنِ اخلاق، جود وسخا، دنیا سے بے رغبتی، حفاظتِ ایمان کی فکر، فروغِ علم دین، خیرخواہیٔ مسلمین جیسی صفات میں یادگارِ اسلاف ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلاشبہ بُزُرگان دین علیہم رحمۃ اللہ المبین کی کتابِ حیات کے ہرصفحہ میں ہمارے لئے رَہنمائی کے **مَدَنی پھول** ہوتے ہیں۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جن کے شام وسَحر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی **رِضا** پانے کی کوشش میں گزرتے ہیں۔ جنت کی **نعمتیں**، عقبٰی کی **مسرتیں** اور بالخُصوص **خالقِ حقیقی** عَزَّوَجَلَّ کے **دیدار** کی لذتیں ان کے پیشِ نظر ہوتی ہیں۔ یہی وہ نُفوسِ قُدسیہ ہیں جن کے ذکر سے دِلوں کو **فرحت**، رُوحوں کو **مُسرت** اور فکر ونظر کو **جودت** (یعنی تیزی) ملتی ہے اور ذکر کرنے والے پر رحمت نازل ہوتی ہے۔ حضرت **سُفیان بن عُیَینہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''**عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ** یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رَحمت نازل ہوتی ہے۔'' (حلیۃ الاولیاء، رقم ۱۰۷۵۰، ج۷، ص۳۳۵، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ان ولیوں کے نقشِ قدم پر چل کر ہم بھی دُنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں پا سکتے ہیں۔ **غالباً** اسی مقدس جذبے کے تحت مؤلفین ومؤرخین نے ان بزرگوں کے

حالاتِ زندگی قلمبند کئے ہیں۔ چند ایک مثالوں کو چھوڑ کر دیکھا جائے تو عموماً ہم اپنے **اَکابرین** کی **حیات وخدمات** کو ان کی ظاہری زندگی میں **محفوظ** کرنے میں ناکام رہے ہیں، وہ **جلیل القدر** ہستیاں جن کے شام وسحر ہمارے سامنے گزرتے ہیں، اُن کے بہت سے **اَہم واقعات** ہماری نگاہوں کے سامنے پیش آتے ہیں جن میں دوسروں کے لئے **نصیحت وعبرت** کے متعدد مَدَنی پھول ہوتے ہیں مگر ہم انہیں اپنی یادداشت کی حد تک محدود رکھتے ہیں دوسروں تک پہنچانے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ جب وہ **جلیل القدر** ہستیاں دُنیا سے رخصت ہو جاتی ہے تو ہم اُن کی **حیات وخدمات** کو الفاظ کے روپ میں زیبِ قرطاس کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر اس میں نقصان یہ ہوتا ہے کہ اُن کی **سیرت** کے بہت سے پہلو تشنہ کام رہ جاتے ہیں کیونکہ جانے والے اپنے ساتھ بہت کچھ لے جاتے ہیں۔ **اعلیٰ حضرت مجدّ دِدین وملت الشاہ اِمام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اپنے دوسرے سفرِ حج کے واقعات بیان کرتے ہوئے اس طرف توجہ دلائی ہے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ''یہ تمام **وقائع** (یعنی واقعات) ایسے نہ تھے کہ ان کو میں اپنی **زبان** سے کہتا، **ہمراہیوں** کو توفیق ہوتی اور آتے اور جاتے اور ایامِ قیام ہر سرکار کے **واقعات** روزانہ تاریخ وار **قلم بند** کرتے تو **اللہ ورسول** (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کے بے شمار نعمتوں کی **یادگار** ہوتی، ان سے **رہ** گیا اور مجھے بہت کچھ سہو ہو گیا جو یاد آیا بیان کیا، نیت کو اللہ عزوجل جانتا ہے۔ (ملفوظات، حصہ دُوم)

ان سب باتوں کے پیشِ نظر ضروری تھا کہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی حیاتِ ظاہری ہی میں ان کی زندگی کے گوشے کتابی شکل میں مَحفوظ کر لئے جائیں کیونکہ موجودہ اور آئندہ نسلوں کو **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی عظمتوں سے رُوشناس کرانا **یقیناً ہماری تاریخی ذمّہ داری** ہے۔ **چنانچہ** اراکینِ مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) کا ذہن بنا کہ شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ جیسی عظیم الشّان شخصیت کی عکاسی کرنے کے لئے آپ دامت برکاتہم العالیہ کی حیاتِ

مبارَکہ کے روشن ابواب، مَثَلاً آپ کی زندگی کے **ابتدائی حالات**، روزمرہ کے **معمولات**، آپ کی **عبادات، مجاہدات، اخلاقیات و دینی خدمات** کے واقعات کے ساتھ آپ کی ذاتِ مبارَکہ سے ظاہر ہونے والی **برکات و کرامات** اور آپ کی **تصنیفات، مکتوبات، بیانات و ملفوظات** کے **فُیوضات** پر مشتمل ایسا ''**تذکرۂ امیرِ اہلسنّت** (دامت برکاتہم العالیہ)'' تیار کیا جائے جو سُنی سُنائی باتوں اور غیر مستند یا کمزور روایتوں کا ملغوبہ (یعنی مرکّب) نہ ہو بلکہ اس میں امانت و دیانت کے ساتھ یقین کی حد تک **سچی بات** نقل کی جائے۔ جہاں تک ہوسکے روایت کرنے والے سے ذاتی طور پر ملاقات یا رابطہ کرکے **تصدیق** کرلی جائے اور ممکن ہوتو اس سے حلفیہ تحریر بھی لے لی جائے، غیر شرعی مبالغہ آرائی سے بچا جائے اس میں جو **حکایات** شامل کی جائیں انہیں محض نگاہِ عقیدت سے نہیں بلکہ نظرِ حقیقت سے بھی دیکھا جائے تاکہ اِن حکایات کو عقیدت کی **کرشمہ سازیاں** اور ارادت کی دیوانگیاں قرار نہ دیا جاسکے۔ اس میں درج معلومات ایسی مستند ہوں کہ تاریخ میں اِسے **ماخذِ اوّل** کی حیثیت حاصل ہو۔

فی الحال ''**تذکرۂ امیرِ اہلسنّت**'' کو مختصر رسائل کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے تاکہ متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائی بھی انہیں باآسانی حاصل کرکے مستفیض ہوسکیں۔ بعد میں ان رسائل کا مجموعہ بھی شائع کیا جائے گا، ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اس وقت ''**تذکرۂ امیرِ اہلسنّت**'' کا **دوسرا حصہ بنام ''ابتدائی حالات''** آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کا پہلا حصہ بھی مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً طلب کیجئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمیں **''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش''** کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابق عمل اور مَدَنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبی الامین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شعبہ امیرِ اہلسنّت (دامت برکاتہم العالیہ) **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ** (دعوتِ اسلامی)

۹ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۱۴۲۹ھ، 12 اگست 2008ء

امیرِ اہلسنّت (دامت برکاتہم العالیہ)

سنّت کو پھیلایا ہے امیرِ اہلسنّت نے　　بدعت کو مٹایا ہے امیرِ اہلسنّت نے

ہزاروں گم رہوں کو وعظ اور تحریر سے اپنی　　رہِ جنت دکھایا ہے امیرِ اہلسنّت نے

کرا کر بہت سے کفّار اور فُجّار سے توبہ　　جہنم سے بچایا ہے امیرِ اہلسنّت نے

ہزاروں عاشقانِ لندن و پیرس کو دیوانہ　　مدینے کا بنایا ہے امیرِ اہلسنّت نے

لاکھوں فیشنی چہروں کو داڑھی اور سروں کو بھی　　عمامے سے سجایا ہے امیرِ اہلسنّت نے

وہ فیضانِ مدینہ رات دن تقسیم کرتا ہے　　جسے مرکز بنایا ہے امیرِ اہلسنّت نے

بہت محنت لگن سے اپنے پیارے دین کا ڈنکا　　دنیا میں بجایا ہے امیرِ اہلسنّت نے

الٰہی پھولتا پھلتا رہے روزِ حشر تک یہ　　گلستاں جو لگایا ہے امیرِ اہلسنّت نے

اِس ناکارہ عائذ کو خلوص اپنے کی شمع کا　　پروانہ بنایا ہے امیرِ اہلسنّت نے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور سراپا نور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ نورٌ علٰی نور ہے: ''مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو، کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔'' (فردوس الاخبار حدیث ۳۱۴۸ ج۲ ص۲۱۷ دارالکتاب العربی بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ولادتِ باسعادت

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادِری رَضَوی دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کی ولادتِ با سعادت ۲۶ رَمَضانُ المبارَک ۱۳۶۹ھ مطابق 12 جولائی 1950ء بروز بدھ پاکستان کے مشہور شہر بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ بمبئی بازار کھارادر میں وقتِ مغرب سے کچھ دیر قبل ہوئی۔

نام و نِسبت

آپ دامت برکاتہم العالیہ کا اسمِ گرامی **محمد** ہے۔ نامِ ''محمد'' کی برکتوں کے کیا کہنے! ارشادِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: ''روزِ قیامت دو شخص ربُّ العِزَّت کے حُضُور کھڑے کیے جائیں گے۔ حکم ہوگا: ''انہیں جنّت میں لے جاؤ۔'' عرض کریں گے: ''الٰہی! (عَزَّوَجَلَّ) ہم کس عمل پر جنّت کے قابل ہوئے؟ ہم نے تو جنّت کا کوئی کام کیا نہیں!'' فرمائے گا: ''جنّت میں جاؤ، میں نے حلف کیا ہے کہ جس کا نام **احمد** یا **محمد** ہو دوزخ میں نہ جائے گا۔'' (فتاوٰی رضویہ، ج۲۴، ص۶۸۷، فردوس الاخبار، الحدیث ۸۵۱۵، ج۲، ص۵۰۳ دارالفکر بیروت)

آپ دامت برکاتہم العالیہ کا عُرفی نام **الیاس** ہے۔ حضور سیّدُنا غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے سلسلۂ عالیہ قادریہ میں بیعت ہونے کی نسبت سے آپ دامت برکاتہم العالیہ **قادِری**، امامِ اہلسنّت مجدّدِ دین وملت اِمام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن (جو امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے دادا پیر بھی ہیں) کی تحقیقاتِ انیقہ پر مکمل کاربند ہونے اور والہانہ عقیدت ومحبت کی بنا پر **رَضَوی**، اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت، قطبِ مدینہ، حضرت مولانا ضیاءُالدِّین مَدَنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے مُرید ہونے کی نسبت سے **ضیائی** کہلاتے ہیں۔

اعتقاد کے اعتبار سے سچے **پکے سُنّی** اور فقہ میں آپ دامت برکاتہم العالیہ ائمہ اربعہ (یعنی امامِ اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) میں سے **امام اعظم ابوحنیفہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیروکار ہیں اس نسبت سے **حنفی** ہیں۔

کُنیَت وتَخَلُّص

آپ دامت برکاتہم العالیہ کی کُنیَت **ابوبلال** اور تَخَلُّص **عطّار** ہے۔

میں عطّار کیسے بنا؟

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ایک **مَدَنی مذاکرے** میں جو کچھ ارشاد فرمایا اُس کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: ''میں **عطّار** کیسے بنا؟ یہ بھی ایک دلچسپ واقعہ ہے۔ میں اُن دنوں میں نُورمسجد (کاغذی بازار باب المدینہ کراچی) میں **اِمامت** کرتا تھا۔ **دعوتِ اسلامی** کا سلسلہ ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔ مجھے شاعری کا شوق اس وقت بھی تھا میں نے **غوث پاک** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں ایک **سلام** لکھا تھا؛

سلطان اولیاء کو ہمارا سلام ہو

جیلاں کے پیشوا کو ہمارا سلام ہو

پھر کسی طرح میں نے غالباً 30 روپے میں ایک ہزار پرچے خوبصورت (فریم میں لگائے جانے والے) چھپوائے تاکہ انہیں **مفت** بانٹ سکوں۔ایک بار میرے پاس ایک شیوڈ نوجوان مجھے ڈھونڈتا ہوا نور مسجد آیا اور مجھ سے یہ پرچہ مانگا۔میں نے اسے اپنے مختصر سے حجرے میں بٹھایا اور اس پر **انفرادی کوشش** بھی کی۔اس دوران پتا چلا کہ اُس کا **عطر** کا ہول سیل کا کاروبار ہے۔ مجھے عطر لگانے کا بہت **شوق** تھا میں نے اُسے اپنے اِس شوق کے بارے میں بتایا تو اُس نے مجھے اپنی دکان کا پتا سمجھایا۔میں اُس کی دکان پر عطر خریدنے گیا تو مجھے بہت سستا محسوس ہوا۔ میں نے کچھ خالی شیشیاں خریدیں اور ہول سیل میں عطر خرید کر وہ شیشیاں بھریں اور **عطر** بیچنا شروع کر دیا۔**عطر** کے کام کی نسبت سے میں نے اپنا تخلص **عطّار** رکھا، یوں میں **عطّار** بن گیا۔اس میں ایک بہت بڑے بزرگ (جو"**تذکرۃ الاولیاء**" کے مؤلف بھی ہیں) حضرت سیدنا **شیخ فرید الدین عطّار** علیہ رحمۃ اللہ الغفّار کی نسبت بھی ہے۔ یہ تخلص اتنا مشہور ہوا کہ لوگ مجھے **الیاس** کم اور **عطّار** زیادہ کہتے ہیں۔ (مَدَنی مذاکرہ نمبر 26)

اللہ عزوجلّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

اَلقابات

پاک و ہند کے علماء وعوام میں آپ **امیرِ اَہلسنّت** دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے لَقَب سے مشہور ہیں۔[1] مُریدین آپ کا نامِ نامی لینے سے پہلے عموماً **شیخِ طریقت** کا اضافہ کرتے ہیں، بعض اوقات آپ کو ''**حضرت صاحب**'' کہہ کر بھی یاد کیا جاتا ہے، تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی ہونے کی وجہ سے آپ کو ''**بانیٔ دعوتِ اسلامی**'' بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کے شہزادگان اور قُربِ خاص کی برکتیں پانے والے متعدد اسلامی بھائی آپ دامت برکاتہم العالیہ سے عرض ومعروض کے وقت ''**بابا**'' کے اپنائیت بھرے لفظ سے بھی پُکارتے ہیں۔

پاک و ہند کے **مختلف** علماء کرام ومفتیانِ عِظام دامت فیوضھم نے مختلف مواقع پر **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو جن **اَلقابات** سے تحریراً یاد کیا ہے، ان میں سے چند ملاحظہ ہوں؛

[1]: قبلہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی بطورِ عاجزی خود کو ''**فقیرِ اَہلسنّت**'' کہتے ہیں آپ دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ اس کی وضاحت یوں فرماتے ہیں کہ ''**میں اَہلسنّت میں نیکیوں کے معاملے میں سب سے زیادہ مفلس ہوں۔**'' حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی حکمت وتربیت نے **لاکھوں بدکاروں کو نیکوکار بنادیا۔**

☆عَالِمِ نَبِیل، فَاضِلِ جَلِیل ،عاشِقِ رَسولِ مقبول ☆یادگارِ اَسلاف ، نمونۂ اَسلاف ☆مُبَلِّغِ اِسلام رہبرِقوم، ☆ عاشِقِ مدینہ، فِدائے مدینہ ☆فِدائے غَوثُ الْوَرٰی،فِدائے سَیِّدُنا اِمام احمد رضا (رضی اللہ تعالٰی عنہما) ،صاحِبِ تقوٰی ، ☆مَسلَکِ اَعلٰی حضرت رضی اللہ عنہ کے عظیم ناشِر ومُبَلِّغ وپاسبان وترجمان☆ صَاحِبُ الْمَجْدِوَالْجَاہ، فَیض رَساں،عَمِیمُ الْجُوْدِ وَالْاِحْسَان☆ امیرِ دعوتِ اسلامی،امیرِ اھلِ سُنَّت،مُحسِنِ دین وملت،ترجمانِ اھلِ سنّت ،مَخدومِ اھلِ سنت ، فخرِ اھلِ سنت ☆نائبِ غوثِ اعظم،نائبِ اعلٰی حضرت (رضی اللہ تعالٰی عنہما) پیکرِ سنّت ،حامی سنت ، ماحِی بدعت، ☆شیخِ وقت ،پیرِ طریقت ، امیرِ ملت'' وغیرھا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَیمَن گھرانا

آپ دامت بَرَکاتہُم العالیہ نے میمن گھرانے میں آنکھ کھولی۔ایک باردورانِ مَدَنی مذاکرہ خودارشادفرمایا:''ہند (انڈیا) میں ہندوقوم ''لوہانہ'' کی طرف **غوثِ پاک**

رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اولاد میں سے ایک بُزُرگ **سیِّدنا یوسُفُ الدین** علیہ رحمۃ اللہ المُبین تشریف لائے اور لَوہانہ قوم میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچائیں، جس کی بَرَکت سے ہماری برادری کے لوگ مسلمان ہوئے اور ''**مُومِن**'' لقب پایا، جو بعد میں **مومِن** سے تبدیل ہوکر ''**میمن**'' ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

آپ کے آباواجداد

آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے آباواَجداد ہند کے گاؤں ''**کُتیانہ**'' (جُوناگڑھ) میں مقیم تھے۔ آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے **دادا جان** ''**عبدالرحیم**'' علیہ رحمۃ اللہ الکریم کی نیک نامی اور پارسائی پورے ''**کتیانہ**'' میں مشہور تھی اور ہر سُو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے **حسنِ اخلاق** کے چرچے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ انتہائی سادہ طبیعت اور **مُنکَسِرُالمِزاج** تھے۔ **آپ** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے مرحوم نانا جان کا نام **حاجی محمد ہاشِم** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور نانی جان کا نام **حلیمہ** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

والدین کریمین

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے والدِ بزرگوار حاجی عبدالرحمٰن قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی پرہیزگار انسان تھے۔ اَلحمدُلِلّٰہ عزَّوَجلَّ! سنّت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے تھے اور انہیں بہت سی اَحادیثِ مبارکہ زبانی یاد تھیں۔ دُنیوی مال ودولت جمع کرنے کا لالچ نہیں تھا۔ امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی والدۂ ماجدہ امینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ایک نیک اور پرہیزگار خاتون تھیں۔

اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

والدین کی ہجرت

جب پاکستان مَعْرِضِ وُجود میں آیا تو غیرمسلموں نے مسلمانوں کو خوب لُوٹا اور بے شمار مسلمانوں کو نہایت ہی بے دردی وسفّاکی کے ساتھ شہید کردیا گیا۔ ان نامُساعد حالات میں جُوں توں جان بچا کر امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے والدین ماجدین ہجرت کرکے پاکستان تشریف لے آئے اور بابُ المدینہ

(کراچی) میں قیام پذیر ہوئے۔ یہاں والدِ محترم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے حُصولِ مُعاش کیلئے ایک فرم میں ملازمت اختیار کرلی۔ اس فرم کی ایک شاخ **''سیلون''** کے دارالخلافہ **''کولمبو''** میں بھی تھی، کچھ ہی عرصے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا تبادلہ **''کولمبو''** کردیا گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

والد محترم کی کَرامت

امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کے والدِ بُزرگوار علیہ رحمۃُ الغفار سلسلۂ عالیہ قادِریہ کے صاحبِ کرامت بُزُرگ تھے۔ **1979**ء میں جب شَیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ **''کولمبو''** تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو والد صاحب سے بَہُت متأثر پایا۔ کیونکہ انہوں نے وہاں کی عالیشان حَنَفی میمن مسجد کے انتظامات سنبھالے تھے اور اس مسجد کی کافی خدمت بھی کی تھی۔ وہاں پر امام صاحب کی غیر حاضری میں نمازیں بھی پڑھادیا کرتے تھے۔ کولمبو میں قیام کے دوران **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کے خالو نے دورانِ گفتگو آپ کو بتایا کہ ''آپ کے والد صاحب بہت نیک آدمی تھے، غوث پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے

بہت چاہنے والے اور قصیدۂ غوثیہ کے عامل تھے۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چار پائی پر بیٹھ کر آپ کے والد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''قصیدۂ غوثیہ'' پڑھتے تو ان کی چار پائی زمین سے بلند ہو جاتی تھی۔'' (سُبحَانَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

والدِ بُزُرگوار کا وِصال

امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کی عمر ڈیڑھ یا دو برس کی تھی جب کہ آپ کے والد بُزُرگوار کو مدینے شریف کا بُلاوا آیا۔ چنانچہ ۱۳۷۰ھ میں انہوں نے سفرِ حج اختیار کیا۔ والد صاحب کے سوئے عَرَب روانہ ہونے کے وقت **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کو بخار تھا اور آپ کو ایک کمبل میں لپیٹ کر والدِ مرحوم کو اَلوداع کرنے کے لئے ائیر پورٹ لایا گیا۔ اَیّامِ حج میں مِنٰی شریف میں سخت لُو (یعنی گرم ہوا) چلی تھی جس کے نتیجے میں بے شمار حجاج کرام شہید اور بہت سے لا پتہ ہو گئے۔ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے **والدِ محترم** بھی لا پتہ ہونے والوں میں شامل تھے،

جو تلاش بسیار کے بعد بھی نہ مل سکے۔ اُن کے ایک رفیق سفر کا بیان ہے کہ اُن دنوں شیر بیشۂ اہلسنّت، حضرتِ مولانا حشمت علی خان علیہ رحمۃ المنان بھی حج کیلئے آئے ہوئے تھے۔ ہم نے اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر مدعا عرض کیا اور عرض کی کہ ''آپ دعا کر دیں کہ حاجی عبدالرحمٰن ہمیں مل جائیں۔'' انہوں نے دعا کی اور فرمایا کہ مل جائیں گے (ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ)۔ بالآخر وہ ہمیں جدّہ شریف کے ایک ہسپتال میں سخت علالت کی حالت میں ملے۔ انہیں لُو لگ گئی تھی اور اِسی حالت میں وہ ۱۴ ذوالحِجَّةِ الْحَرام ۱۳۷۰ھ کو اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (اِنَّا لِلّٰہِ واِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

خوش نصیب حاجی

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! حاجی عبدالرحمٰن علیہ رحمۃ المنان کس قدر خوش نصیب تھے کہ وہ سفرِ حج کے دوران اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ سفرِ حج کے دوران

انتقال کر جانے والے کے بارے میں **رَحمتِ کونین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''جو حج کیلئے نکلا اور فوت ہوگیا قیامت تک اس کیلئے **حج کا ثواب** لکھا جائے گا اور جو عمرہ کیلئے نکلا اور فوت ہوگیا اس کیلئے قیامت تک **عمرے کا ثواب** لکھا جائیگا اور جو جہاد میں گیا اور مر گیا اس کیلئے قیامت تک غازی کا ثواب لکھا جائیگا۔''

(المعجم الاوسط،الحدیث ۵۳۲۱،ج۴ص۹۳،دار الفکر بیروت)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا، ''جو اس راہ میں **حج یا عمرہ** کیلئے نکلا اور فوت ہوگیا اس کی پیشی نہیں ہوگی، نہ حساب ہوگا اس سے کہا جائے گا تو **جنت میں داخل ہوجا**۔''

(مسند ابی یعلیٰ الموصلی ،مسند عائشه،الحدیث ۴۵۸۹،ج۴،ص۱۵۲،دار الکتب العلمیة بیروت)

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

والدِ بُزُرگوار پَر سَرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کرم

امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کی بڑی ہمشیرہ کا بیان ہے کہ **اباجان** علیہ رحمۃ المنان کے وِصال شریف کے بعد ایک نہایت ہی روح پَرْوَر خواب دیکھا۔ کیا دیکھتی

ہوں کہ **اباجان** علیہ رحمۃ المنان ایک نہایت ہی نورانی چہرے والی بُزُرگ ہستی کے ساتھ تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے: ''بیٹی انہیں پہچانتی ہو یہ ہمارے مدنی آقا **میٹھے مصطفٰی** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں''۔ پھر **شہنشاہ رسالت** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ پر نہایت ہی شفقت کرتے ہوئے فرمایا: ''**تم بَہُت خوش قسمت ہو**''۔

کیوں کریں بزمِ شبستانِ جِناں کی خواہش
جلوۂ یار جو شمعِ شبِ تنہائی ہو

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور اُن کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا دامنِ کرم

باب الاسلام سندھ کے ضلع ٹھٹھہ تحصیل شاہ بندر کے ایک **پیر صاحب** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جو انتہائی منکسر المزاج اور صاحبِ تقویٰ بُزُرگ تھے۔ اُن کے قریبی مریدین کا کہنا ہے کہ ایک بار آپ نے ہمیں قریب بلا کر بتایا کہ رات میں سویا تو میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی کیا دیکھتا ہوں کہ میرے پیارے پیارے شہد

سے بھی **میٹھے آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جلوہ فرما ہیں اور کسی خوش نصیب کو اپنے دامن میں بڑی محبت میں چھپا رکھا ہے۔ میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم یہ آپ کے دامن میں کون **خوش نصیب** ہیں؟'' میری عرض سن کر **پیارے آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لبِ مبارک پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ لب ہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی، رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے **''یہ میرے دیوانے الیاس قادری کے والد ہیں۔ جو دینِ اسلام کی خدمت میں مصروف ہیں۔''**

پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل میں **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے ملنے کا اشتیاق ہوا مگر **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ ان دنوں ہند کے سفر پر روانہ ہو چکے تھے۔ اُس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات تک ظاہری ملاقات کا سلسلہ نہ بن سکا۔ اُن کے قریبی مریدین ومحبین کا کہنا ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسکے بعد سے مرید ہونے کی غرض سے آنے والوں کو یہ ہی ارشاد فرماتے کہ اب مرید بننا ہے تو جاکر **امیرِ اَہلسنّت** حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار** قادری دامت برکاتہم العالیہ کے ہی بنو پھر اصرار بڑھتا تو مرید بنا بھی لیتے مگر **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی

عقیدت کے جام بھی ساتھ ضرور پیش فرماتے۔ جب **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے کسی مرید کو پاتے تو ان سے دعائیں کرواتے۔ ایک بار **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی عقیدت و محبت کے غلبہ میں مریدین کو فرمایا: ''میں تو خود '' **امیرِ اَہلسنّت** (دامت برکاتہم العالیہ) **کا فقیر ہوں۔**''

اللہ عزّوجلّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

مثالی اَوصاف سے مُزیّن بَچپن

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **اَمیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا **بچپن** عام بچوں سے حیرت انگیز حد تک مختلف اور مثالی اَوصاف سے مُزیّن تھا۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کے مَحلے میں رہنے والے ایک اسلامی بھائی جو آپ کو بچپن سے جانتے ہیں انہوں نے حلفیہ بتایا کہ '' **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **بچپن** ہی سے نہایت ہی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ اُس وقت بھی اگر آپ دامت برکاتہم العالیہ کو کوئی ڈانٹ دیتا یا مارتا تو **جواباً انتقامی کاروائی کے بجائے آپ** دامت برکاتہم العالیہ **خاموشی اختیار فرماتے اور صبر کرتے**، ہم نے انہیں بچپن میں بھی کبھی کسی کو برا بھلا کہتے یا کسی کے ساتھ

جھگڑا کرتے نہیں دیکھا۔'' **کم عُمری** ہی میں اَحکامِ شَرِیْعَت کی پاسداری کرنا اور مَدَنی احتیاطیں اپنانا اِس بات کی نشاندہی تھی کہ اِس مَدَنی مُنّے کے تقویٰ و پرہیز گاری کے اَنوار ایک عالَم کو منوّر کریں گے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

''امیرِ اہلسنّت'' کے دس حُروف کی نسبت سے 10 ایمان افروز حکایات

{1} بچپن میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ

آپ دامَت بَرَکاتُہُم العالیہ ابھی بہت چھوٹی عمر میں تھے کہ کسی بات پر ہمشیرہ نے ناراض ہو کر کہا: ''تم کو **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) مارے گا (یعنی سزا دے گا)۔'' یہ سن کر آپ دامَت بَرَکاتُہُم العالیہ مارے خوف کے سہم گئے اور بہن سے محبت بھرا اِصرار فرمانے لگے: ''بولو، مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نہیں مارے گا،...... بولو، مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نہیں مارے گا...... بولو، مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نہیں مارے گا۔'' **آخر کار آپ** دامَت بَرَکاتُہُم العالیہ **بہن سے یہ کہلوا کر ہی رہے۔**

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

{2} بچپن میں دینی رُجحان

بابُ المدینہ (کراچی) میں **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے عالمِ طفولیت کے دور میں ایک بار کوئی وَبا پھیلی تھی۔ اس موقع پر آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ اپنے ہم عمر بچوں کے ہمراہ گلیوں وغیرہ میں **اذانیں** دیتے تاکہ **وَبا سے نَجات** حاصل ہو۔

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ اتنی کم عمری ہی سے جب کہ عام بچے شرارتوں اور کھیل کود کو پسند کرتے ہیں آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کا ان چیزوں کی طرف میلان ہونے کے بجائے دینی مشغولیات کی طرف رُجحان تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

{3} صَدمے سے چُور چُور قَلْب

امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے ایک مرتبہ کچھ اس طرح سے بتایا کہ ''میرے **بچپن** کے دنوں میں ایک بار گھر کے برآمدے کی طرف جاتے ہوئے اچانک میرے دل میں یہ خیال آیا کہ ''سبھی بچے کسی نہ کسی کی طرف **بابا، بابا** کہہ کر بڑھتے ہیں اور اُس سے لپٹ جاتے ہیں پھر ان کے بابا انہیں گود میں اٹھا کر پیار

کرتے ہیں، انہیں **شیرینی** دلاتے ہیں اور کبھی کبھی **کھلونے** بھی دلاتے ہیں، کاش! ہمارے گھر میں بھی باپا ہوتے، میں بھی اُن سے لپٹتا اور وہ مجھے پیار کرتے۔'' یہ سوچ کر میرا ننھا سا دل بھر آیا، میں نے بے اختیار پھوٹ پھوٹ کر **رونا** شروع کر دیا۔ میرے رونے کی آواز سن کر میری بڑی ہمشیرہ جلدی سے وہاں آئیں اور اپنے ننھے یتیم بھائی کو گود میں لیکر بہلانے لگیں۔''

اللہ عزّوجلّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

{4} مَدَنی سوچ

ایک مرتبہ دورانِ گفتگو **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے متعلقین کی ترغیب کیلئے کچھ یوں اِرشاد فرمایا: ''**اللہ و رَسول** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے فضل وکرم سے حُقوق العِباد کی ادائیگی کا خوف بچپن ہی سے میرے دل میں بیٹھا ہوا ہے۔ جب میں چھوٹا اور تقریباً ناسمجھ تھا، یتیمی اور غربت کا دور تھا۔ حُصولِ مُعاش کے لئے بھنے ہوئے چنے اور مونگ پھلیاں چھیلنے کے لئے گھر میں لائی جاتی تھیں۔ ایک

سیر چنے چھیلنے پر **چار آنے**، ایک سیر مونگ پھلیاں چھیلنے پر **ایک آنہ** مزدوری ملتی۔ ہم سب گھر والے مل کر اسے چھیلتے۔ میں چھوٹا ہونے کی وجہ سے کبھی کبھار چند دانے منہ میں ڈال لیتا لیکن پھر پریشان ہوکر والدہ محترمہ سے عرض کرتا: ”**ماں! مونگ پھلی والے سے مُعاف کرالینا۔**“ چنانچہ والدہ محترمہ سیٹھ سے کہتیں کہ: ”بچے دو دانے منہ میں ڈال لیتے ہیں۔“ جواباً وہ کہہ دیتا: ”کوئی بات نہیں۔“

یہ سن کر میں سوچتا کہ میں نے تو دو دانے سے زیادہ کھائے ہیں مگر ماں نے تو صرف دو دانے مُعاف کروائے ہیں؟“ بعد میں جب شُعور آیا تو پتہ چلا کہ **”دو دانے“** مُحاورہ ہے اور اس سے مُراد تھوڑے دانے ہی ہیں اور میں کبھی تھوڑے دانے کھالیتا تھا۔“

اللہ عزوجل **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

ایک مرتبہ مَدَنی مذاکرے کے دوران **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے آلام ومصائب میں صبر کی ترغیب دیتے ہوئے کچھ یوں ارشاد فرمایا: ”مشکل وقت نکل ہی جاتا ہے، میں نے بھی بچپن میں بہت **آزمائشیں** اُٹھائیں، وہ وقت بھی گزر ہی گیا۔

ہمارے گھر میں **پنکھا** نہیں تھا اور دیواریں کچی ہونے کے باعث کھٹملوں کے کاٹنے کی آزمائش الگ تھی ۔ہم بہن بھائی باری باری ایک دوسرے کو پنکھا جھلتے تاکہ **گرمی** کی شدّت سے کچھ تو بچت ہو۔میں نے بہت چھوٹی عمر میں کسبِ **حلال** کے لئے کوششیں شروع کردی تھیں ۔ دوسرے بچوں کی طرح میرا بچپن **کھیل کود میں** نہیں گزرا، میری والدہ مرحومہ ایک بار کسی کو یہ بتاتے ہوئے رو پڑی تھیں کہ ''**میرا بیٹا بچپن میں کھیلا نہیں، اس نے کھیلنے کے دن بھی کام کاج کرتے ہوئے گزار دیئے ہیں۔**''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{5} دیانت دار مَدَنی منّا

۱۴۲۲ھ بابُ المدینہ (کراچی) میں عاشقانِ رسول کا ایک **مَدَنی قافلہ** کھارادر باب المدینہ کراچی کی بخاری مسجد میں پہنچا ۔ایک مُبلِّغ کے بیان کا خلاصہ ہے کہ بعد نمازِ ظہر وُضو خانہ پر ایک ضعیف العمر شخص سے میری ملاقات ہوئی ۔**امیرِ اَہلسنّت** دامَت برَکاتُہمُ العالیہ کا تذکرہ ہونے پر وہ کہنے لگے: ''بیٹا! آپ **امیرِ اَہلسنّت** دامَت برَکاتُہمُ العالیہ کو نہیں جانتے ! میں انہیں کم سِنی سے جانتا ہوں ، یہ

بچپن ہی سے شرعی معاملات میں محتاط ہیں۔ انہوں نے چھوٹی عمر ہی سے رزقِ حلال کے حصول کی خاطر مختلف ذرائع اپناتے ہوئے کئی کام کئے۔ ایک بار بچپن ہی میں **آپ** (دامت برکاتھم العالیہ) ریڑھی پر ٹافیاں اور بسکٹ وغیرہ بیچ رہے تھے کہ ایک بچے نے دو آنے کی ٹافیاں مانگیں۔ آپ نے اسے تین ٹافیاں دیں، ابھی مزید تین دینے ہی لگے تھے کہ وہ بچہ بھاگتا ہوا سامنے گلی میں داخل ہوا اور نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔ **سخت گرمی** کا موسم تھا مگر آپ (دامت برکاتہم العالیہ) کو **فکرِ آخرت** نے بے چین کردیا۔ چنانچہ شدید گرمی میں بھی آپ اس بچے کو تلاش کرنے لگے تاکہ اسے بقیہ ٹافیاں دے سکیں۔ آپ کو اس بچے کا **نام** معلوم تھا نہ پتا۔ آپ دروازوں پر دستک دے دے کر اور گلی میں موجود لوگوں کے پاس جا جا کر اس بچے کا حلیہ بتا کر اس کے بارے میں **دریافت** کرتے۔ جب لوگوں پر **حقیقت** آشکار ہوتی تو کچھ مسکرا کر رہ جاتے اور کچھ حیران رہ جاتے کہ اتنی چھوٹی سے عمر میں **تقوٰی** کا کیا عالم ہے! بالآخر آپ **مطلوبہ گھر** تک جا پہنچے۔ دستک کے جواب میں ایک بوڑھی خاتون نے دروازہ کھولا تو آپ نے سارا **ماجرا** بیان کیا۔ وہ بڑھیا تڑپ کر بولی: ''بیٹا تم بھی کسی کے

لال ہو، ایسی چلچلاتی دھوپ میں تو پرندے بھی گھونسلوں میں ہیں اور تم ایک آنہ کی چیز دینے کے لئے اس طرح گھوم رہے ہو۔'' آپ (دامت برکاتھم العالیہ) نے گفتگو کو طول دینے کے بجائے کہا: ''**اگر میں ابھی نہیں دوں گا تو بروزِ قیامت ربّ** عَزَّوَجَلَّ **کی بارگاہ میں اس کا حساب کیسے دوں گا؟**'' یہ کہہ کر آپ نے ٹافیاں اس خاتون کے ہاتھ میں تھمائیں اور سکون کا سانس لیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچپن کی یہ مَدَنی احتیاطیں بتا رہی تھیں کہ آج کا مَدَنی منا کل آسمانِ ولایت کا چاند بن کر **چمکنے** والا ہے۔ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

{6} نوافل کی ادائیگی

دعوتِ اسلامی کے اَوائل ہی سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے والے ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ جب ہم دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کے بعد دعوتِ اسلامی کے اوّلین مدنی مرکز ''**گلزارِ حبیب مسجد**'' میں نمازِ فجر ادا کر کے پیدل **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُم العالیہ کے گھر (کاغذی بازار

کھارادر باب المدینہ کراچی) پہنچتے۔آپ کے گھر تشریف لے جانے کے بعد ہم نور مسجد کاغذی بازار کی طرف روانہ ہوجاتے ۔بعض اوقات راہ میں بیٹھے ہوئے چند بوڑھے حضرات ہمیں قریب بلاکر پوچھتے: ''تم کس کے **مُرید** ہو؟'' جب ہم انہیں بتاتے کہ ہم **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ **کے مرید ہیں**۔تو وہ بہت خوش ہوتے اوراپنے حُسنِ ظن کا اظہار کرتے ہوئے ہم سے کچھ یوں کہا کرتے کہ''**الیاس قادری صاحب تو اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے **ولی** ہیں، بہت عرصہ پہلے جب ہم رات گلی میں گپ شپ کرتے ہوئے گزاردیا کرتے تھے،اُس وقت ہم نے اکثر دیکھا کہ بہت چھوٹی عمر سے ہی الیاس قادری صاحب (دامت برکاتہم العالیہ) رات کے آخری پہر سامنے والی مسجد میں **تَہَجُّد** ادا کرنے آیا کرتے تھے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ مذکورہ واقعہ جب **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے علم میں آیا تو آپ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ واقعہ دُرُست نہیں ہے۔میں وہاں **تَہَجُّد** پڑھنے نہیں جایا کرتا تھا اوراس وقت میری عمر اتنی کم بھی

نہ تھی۔ ہاں یہ ضَرور ہے کہ رات گئے واپسی پر میں گھر جا کر سونے سے پہلے وُضُو کرنے آتا تو **تَحِیَّۃُ الْوُضو** اور **تَحِیَّۃُ الْمسجد** کے نَفل بھی پڑھ لیا کرتا تھا، **تَہَجُّد** مجھے یاد نہیں پڑتی۔ اسلئے مہربانی فرما کر یہ واقعہ بلکہ میرے متعلق فضائل پر مبنی دیگر واقعات وغیرہ مت بیان کیا کریں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

{8} بچپن میں تہَجُّد کی عادت

اُنہی اسلامی بھائی نے بتایا کہ چند ہی دنوں بعد ایک اسلامی بھائی نے بتایا جس کا خلاصہ ہے کہ میں **۱۱ شوّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۲۷ھ** مطابق **04-11-2006** بروز ہفتہ سَحری کے وقت باب المدینہ (کراچی) **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے درِ دولت پر حاضر تھا، میں نے عرض کی کہ **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور دیگر **مَدَنی کاموں** پر عمل میں استقامت نہیں مل پاتی کوئی **حل** ارشاد فرما دیں؟ آپ دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے ترغیب دلاتے ہوئے کچھ اس طرح ارشاد فرمایا کہ ابتداً ہر عمل دشوار

مَحسوس ہوتا ہے پھر اس کی عادت بن جاتی ہے۔ دل چاہے لگے نہ لگے عمل کو جاری رکھنا چاہئیے۔ جیسا کہ عبادات میں **تَہَجُّد** نفس پر زیادہ گِراں ہے مگر اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجھے بچپن ہی سے **رَبّ** عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے **تَہَجُّد** کا شوق پیدا ہوا تو اس کے اہتمام کی ترکیب بھی بن گئی۔ اَلارم کی ترکیب بناتا، اَوراد وغیرہ پڑھ کر سوتا یا کسی کو بیدار کرنے کیلئے عرض کر دیتا یوں **تَہَجُّد** باآسانی حاصل ہو جاتی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس طرح کی کوشش کرتے رہنے کی بَرَکت سے **تَہَجُّد** کی ایسی عادت بن گئی کہ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ بچپن میں بھی بِغیر شَرْعی عُذْر کے میری **تَہَجُّد** چُھوٹی ہو، اس لیے کسی بھی عمل کو دشوار محسوس کر کے چھوڑنا نہیں چاہیے۔ کوشش کرتے رہنے کی صورت میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی عادت بن جائیگی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سابقہ حکایت میں **تَہَجُّد** کا تذکرہ ہونے پر **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا برہم ہونا اور بچپن میں تَہَجُّد کی عادت ہونے کے باوجود اظہار نہ کرنا اور دوسری حکایت میں بطورِ ترغیب تَہَجُّد کی عادت کا ذکر کرنا آپ

دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے اخلاص کی دلیل ہے۔

میرا ہر عمل بس تیرے واسطے ہو

کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

{9} جذبۂ عِبادت

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ **10** ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام ۱۴۲۷ھ (01-01-2007) بروز پیر رات کم وبیش **3:30** بجے **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔مَدَنی مشورے کے باعث آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ ابھی تک سو نہ سکے تھے۔ جب آرام کا موقع ملاتو آپ نے ارشادفرمایا، یہ بَہت عظمتوں والے ایّام ہیں۔ہمیں **تَہَجُّد** کیلئے اٹھنے کی ترکیب بنانی چاہیے،عرض کی گئی کہ آپ کی طبیعت ناساز ہے اس لیے نمازِ فجر تک آرام فرمالیں،مگرآپ نہ مانے اور دیگراسلامی بھائیوں کوبھی **تَہَجُّد** کی ترغیب دلائی اوراس کے فضائل بیان فرمائے، پھر اَلارم سیٹ کیا اورسو گئے ۔آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ وقت مقررہ پر بیدار ہوکر نہ صرف

خود تہجّد کی دولت سے سرفراز ہوئے بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں نے بھی آپ کی بَرَکت سے تہجّد پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

{10} میرا دِل بھی چَمکا دے

امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے ایک بار فرمایا کہ مجھے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ثناء خوانی سے ہوش سنبھالتے ہی لگاؤ ہوگیا تھا اوراعلیٰ حضرت عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کی عقیدت بھی دل میں بیٹھ چکی تھی۔لہٰذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لکھے ہوئے کلام پڑھنا اور سُننا پسند کرتا تھا۔ایک مرتبہ میں بادامی مسجد (بمبئی بازار باب المدینہ کراچی) میں شوق ہی شوق میں مائیک پرنعت پڑھنے کھڑا ہوگیا مگرابھی صرف یہ شعرہی پڑھ پایا تھا،

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

یکا یک ایک بوڑھے شخص نے جھڑکتے ہوئے مجھے مائیک سے ہٹا دیا،شاید اس لئے کہ میں کم سن تھا اورآواز بھی خاص نہ تھی۔ میرا دل بہت دُکھا مگر

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُلفت اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عقیدت نے سنبھال لیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کو اس وقت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لکھے ہوئے اس کلام کو پڑھنے سے تو روک دیا گیا مگر لگتا یوں ہے کہ بارگاہِ رسالت میں کیا جانے والا یہ استغاثہ (یعنی میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے) ایسا مقبول ہوا کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کا قلب مبارک کو وہ چمک عطا ہوئی جس نے لاکھوں زنگ آلود دلوں کے میل کو دور کر کے مَدَنی چمک سے اُجیالا کر دیا۔

اللہ عزّوجلّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کی جوانی

جس طرح **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کا بچپن مثالی اوصاف کا حامل تھا اسی طرح آپ کی جوانی بھی تقویٰ و پرہیز گاری کی داستان ہے۔ بچپن کی طرح آپ دامت برکاتہم العالیہ کی جوانی کا ابتدائی دور بھی مُعاشی حوالے سے انتہائی کٹھن تھا مگر

آپ نے ہمت ہارنے کے بجائے آزمائش سے بھرپور حالات میں بھی عزم واستقلال کے ساتھ دین کی خدمت جاری رکھی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا فَضل وکَرَم

ایک موقع پر آپ نے بطورِ ترغیب اِرشاد فرمایا، جس طرح آج کا نوجوان دنیا کی رنگینیوں کا شیدائی ہے اس کے بَرخِلاف **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے جوانی میں بھی میری طبیعت ان خُرافات کی طرف مائل نہیں تھی بلکہ اس وقت بھی عبادت، تلاوت و اسلامی **مطالعہ** کرنے اور دینی مشاغل میں مصروف رہتے ہوئے مساجد میں وقت گزارنے کا ذہن تھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بڑے بھائی کا اِنتقالِ پُر مَلال

والدِ محترم کے انتقال کے بعد محترم **عبدالغنی** صاحب جو آپ دامَت بَرَکاتُہُم العالیہ کے ایک ہی بھائی تھے اور عُمر میں آپ سے بڑے تھے، وہ بھی حیدر آباد میں ایک

ٹرین کے حادثہ میں **سفرِ آخرت** اختیار کر گئے۔ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے ایک مَدَنی مذاکرہ میں اپنے بڑے بھائی جان کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ ارشاد فرمایا اُس کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے، چنانچہ فرماتے ہیں: ''والد صاحب جب میں ڈیڑھ دو سال کا تھا تو فوت ہو گئے تھے۔ بڑے بھائی میرے والد کی جگہ تھے۔ ہم لوگ مل کر کاروبار کرتے تھے۔ اسی سلسلے میں میرے بھائی صاحب بنوں جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بنوں گئے تو حیدر آباد ریلوے اسٹیشن پر ایک حادثے میں ان کا انتقال ہو گیا۔

مجھے بھائی نے سنبھالا تھا وہ بھی چلے گئے یوں میں میری بوڑھی والدہ اور دو بہنیں، ہمارا یہ کنبہ رہ گیا۔ گھر کا سارا بوجھ میرے اوپر آ گیا۔ میرے اندر صحیح معنوں میں مَدَنی انقلاب میرے بھائی کے انتقال کے بعد آیا، میرے دل کو بہت چوٹ لگی۔ میرے اندر خوف خدا عَزَّوَجَلَّ اور رِقت وسوز بہت پیدا ہو گیا۔ میں اسلامی بھائیوں کے ساتھ قبرستان جانے لگا۔ ہم وہاں بھائی کی قبر پر دیر تک بیٹھے رہتے۔ اس دوران نعت خوانی ہوتی، پھر میں نے موت کے عنوان پر بیان کرنا شروع کیا۔

تحدیث نعمت کے لیے عرض کررہا ہوں کہ میں موت کے عنوان پر الحمد لله عَزَّوَجَلَّ اتنا پُر اثر بیان کرتا تھا کہ بعض اوقات اسلامی بھائی روتے روتے بے ہوش ہوجاتے تھے۔ پھر دعا بھی کیا کرتا تھا۔ اس طرح رقت انگیز بیان اور دُعا کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ پھر بڑھتے بڑھتے **دعوتِ اسلامی** کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلا اجتماع گلزار حبیب مسجد (سولجر بازار باب المدینہ کراچی) میں ہوا۔ میں نے اُس پر موت کے عنوان پر بیان کیا اور دُعا مانگی ۔ ہر طرف رونا دھونا پڑ گیا۔ سب ہکا بکا رہ گئے کہ بیان اس طرح بھی ہوا کرتا ہے کہ بندہ اپنے بس میں نہیں ہوتا چیخیں نکل جاتی ہیں۔ پھر ہمارا یہ اجتماع بڑھنا شروع ہوا، بڑھتے بڑھتے اتنا بڑھا کہ عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی) میں منتقل ہوگیا۔ اس واقعہ کو پچیس چھبیس سال ہوگئے، **الله** عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے **دعوتِ اسلامی** دن بدن ترقی ہی کرتی چلی جارہی ہے۔'' (مَدَنی مذاکرہ نمبر 170)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن وسنّت کی وہ عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی''جس کے مَدَنی کام کا آغاز آج سے تقریباً 27 سال قبل

۱۴۰۱ھ بمطابق 1981ء میں **شیخِ طریقت**، امیرِ اَہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّارقادِری** رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے چند رُفقاء کے ساتھ کیا تھا، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں، **میٹھے میٹھے مصطفٰی** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عنایتوں، **صحابہ کرام** رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی برکتوں، **اولیائے عظام** رحمۃ اللہ علیہم کی نسبتوں ،**علماء ومشائخِ اہلسنّت** دامت فیوضہم کی شفقتوں اور **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی شب و روز کوششوں کے نتیجے میں بابُ المدینہ کراچی سے اُٹھنے والی یہ مدنی تحریک **دعوتِ اسلامی** دیکھتے ہی دیکھتے بابُ الاسلام (سندھ)، پنجاب، سرحد، کشمیر، بلوچستان اور پھر ملک سے باہر ہند، بنگلہ دیش، عرب امارات، سی لنکا، برطانیہ، آسٹریلیا، کوریا، جنوبی افریقہ یہاں تک کہ (تادمِ تحریر) دُنیا کے تقریباً **66 ممالک** تک پہنچ گئی اور آگے کُوچ جاری ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ! آج (یعنی ۱۴۲۹ھ میں) دعوتِ اسلامی 35 سے زائد شعبوں میں سنّتوں کی خدمت کررہی ہے۔ **دنیا بھر میں ہزاروں** مقامات پر **سنّتوں بھرے ہفتہ وار اجتماعات** ہورہے ہیں اور سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلوں**

میں سفر کرنے والے بے شمار مبلغین اِس مقدس جذبے کے تحت اِصلاحِ اُمّت کے کاموں میں مصروف ہیں کہ ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے''۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللّٰہ (عزوجل) کرم ایسا کرے تجھ پر جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِیصالِ ثواب کی بَرَکت

ایک مُبَلِّغ کا بیان ہے کہ امیرِ اَہلسنّت دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے ایک بار دورانِ گفتگو ارشاد فرمایا کہ ''بڑے بھائی صاحب کا ۱۵ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۳۹۶ھ کو ٹرین کے حادثہ میں انتقال ہوا اور اسی سال جب ماہ رَمَضانُ المبارک کی پہلی پیر شریف آئی تو دوپہر کے وقت میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ نے مجھ سے چند غیر متوقع سُوالات کئے۔ پہلا سُوال یہ تھا کہ ''کیا تم کل قبرِستان گئے تھے؟'' میں نے ذرا چونک کر کہا ''جی ہاں'' (میرے چونکنے کی وجہ یہ تھی کہ میری ہمشیرہ کو تو صرف اتوار کی شام میرے قبرستان

جانے کا علم تھا اور ماہِ رَمَضان المبارَک میں اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد میری گھر پر موجودگی کی وجہ سے شاید وہ یہ سمجھی ہوں گی کہ میں قبْرستان نہیں گیا) میری حیرت دُور کرتے ہوئے ہمشیرہ کہنے لگیں کہ تم مجھ سے چاہے کتنا ہی چھپاؤ **مگر مرحوم بھائی جان نے مجھے خواب میں سب کچھ بتا دیا ہے** کہ تم کب کب قبْرِستان جاتے ہو، اور یہ بھی بتایا ہے کہ وہاں تم اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر نعت **خوانی** بھی کرتے ہو۔ مزید کہا کہ بھائی جان نے مجھے خواب میں اپنی قبْر کے حالات بتاتے ہوئے کہا ہے کہ ''جب مجھے قبر میں رکھا گیا تو ایک چھوٹا سا جانور میری طرف لپکا میں نے پاؤں کو زور سے جھٹکا دے کر اسے ہٹا دیا، اس جانور کا ہٹنا تھا کہ خوفناک عذاب میری طرف بڑھنے لگا، قریب تھا کہ وہ عذاب مجھ پر مسلط ہو جاتا کہ اتنے میں بھائی الیاس کا کیا ہوا **ایصالِ ثواب** آ پہنچا اور وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل ہو گیا۔ جب دوسری جانب سے عذاب بڑھنے لگا تو وہاں بھی الیاس بھائی کا **ایصالِ ثواب** آڑ بن گیا۔ اسی طرح ہر طرف سے عذاب بڑھا مگر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ ہر مرتبہ ایصالِ ثواب ڈھال بن گیا۔ بالآخر تمام راہیں مَسدود پا کر عذاب مجھ سے دور ہو گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکْر ہے

کہ مرنے کے بعد مجھے میرا بھائی الیاس کام آگیا۔

میرے غوث کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ

انہیں خُلد میں بسانا مَدَنی مدینے والے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اللہ عزّوجلّ کی امیرِ اَہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

والِدۂ ماجِدہ

امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کی **والدہ ماجدہ** رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی عَلَیْہا ایک نیک ، صالحہ اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ جنہوں نے سخت ترین معاشی آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خُطوط پر **تربیت** کی جس کا منہ بولتا ثُبوت خود **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کی ذاتِ مقدسہ ہے۔

آپ دامت بَرَکاتُہُم العالیہ نے ایک بار بتایا کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ والدہ محترمہ رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی عَلَیْہا کا شروع ہی سے فرائض و واجبات پر عمل کرنے اور کروانے کا اس قدر ذہن تھا کہ چھوٹی عمر ہی سے ہم بہن بھائیوں کو نمازوں کی تلقین فرمانے کے ساتھ سختی

سے عمل بھی کرواتیں، بالخُصوص نمازِ فجر کے لئے ہم سب کو لازمی اُٹھاتیں۔ والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی عَلَیْہا کی اس طرح تلقین وتربیت کی بَرَکت سے مجھے یادنہیں پڑتا کہ **میری بچپن میں بھی کبھی نمازِ فجر چھوٹی ہو۔**

والدۂ ماجدہ کی وفات

بھائی کی وفات کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد مادرِ مُشْفِقَہ نے بھی سفرِ آخرت اختیار کیا۔ ایسے **اعصاب شکن** حالات میں عُموماً لوگوں کے ہاتھ سے **دامنِ صَبْر** چھوٹ جاتا ہے اور ان کی زبان سے شکوہ وشکایت کے الفاظ جاری ہوجاتے ہیں، **امیرِ اَہلسنّت** دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے دل برداشتہ ہونے کے بجائے اپنے **پیارے آقا** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کی بارگاہ میں بصورتِ اَشعار اِستِغاثہ پیش کیا**، ان میں سے چنداشعار پیش کیے جاتے ہیں۔

گھٹائیں غم کی چھائیں، دل پریشاں یا رسولَ اللہ
تمہیں ہو میرے دَرْد و دُکھ کا دَرماں یا رسولَ اللہ

میں ننھا تھا، چلا والد، جوانی میں گیا بھائی
بہاریں بھی نہ دیکھیں تھیں چلی ماں یا رسولَ اللہ

نسیمِ طیبہ سے کہہ دو دلِ مضطر کو جھونکا دے

بنے شامِ اَلَم، صبحِ بہاراں یارسولَ اللہ

سفینے کے پَرَ خچے اڑ چکے ہیں زورِ طوفاں سے

سنبھالو! میں بھی ڈوبا اے میری جاں یارسولَ اللہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

والدۂ مُشفِقَہ پر رَحمت

امیرِ اَہلسنّت دامَت بَرَکاتُہُم العالیہ کچھ یوں فرماتے ہیں کہ والدۂ مشفِقہ رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی عَلَیْہا کا شبِ جُمُعہ کو میٹھا در کے علاقے میں انتقال ہوا۔ موت کے وقت مجھے بہت یاد کررہی تھیں، ہمشیرہ نے بتایا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **کلِمۂ طَیِّبَہ** اور **اِستِغفار** پڑھنے کے بعد زبان بند ہوئی۔ بالخصوص غسل دینے کے بعد چہرہ نہایت ہی **روشن** ہوگیا تھا۔ جس حصۂ زمین پر روح قَبض ہوئی اس میں کئی روز تک **خوشبو** آتی رہی اور خُصوصاً رات کے اس حصہ میں جس میں انتقال ہوا تھا، طرح طرح کی **خوشبوؤں کی لَپٹیں** آتی رہیں۔ تیجا (یعنی سوئم) والے دن صبح کے وقت چند گلاب کے پھول لاکر رکھے

تھے جو شام تک تقریباً **تروتازہ** رہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے والدہ کی قبر پر چڑھائے۔ **یقین جانیں ان میں ایسی عجیب بھینی بھینی خوشبو تھی کہ میں حیران رہ گیا،** کبھی گلاب کے پھولوں میں، میں نے ایسی خوشبو نہیں سُونگھی تھی نہ ابھی تک سونگھی ہے بلکہ گھنٹوں تک وہ خوشبو میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔ (رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہَا)

برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بَدوں پر بھی بَرسا دے بَرسانے والے

آپ دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ **مزید** ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ سب **پیارے آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غلامی کا صدقہ ہے، جس پر بھی سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میٹھی میٹھی اور مہکی مہکی نظرِ کرم ہوجاتی ہے، وہ ظاہری و باطنی خوشبوؤں سے مہکنے لگتا ہے۔ اور پھر **اس کی خوشبو سے ایک عالم مہک اٹھتا ہے۔**

ذرے جھڑ کر تری پیزاروں کے تاجِ سر بنتے ہیں سیّاروں کے
کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضاؔ بول بالے مری سرکاروں کے

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

مرتے وقت کلمۂ طیبہ پڑھنے کی فضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! امیرِ اَہلسنّت دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی **والدہ ماجدہ** رحمۃ اللہ علیہا پر رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا کتنا کرم ہے کہ ان کا انتقال **کلِمۂ طَیِّبہ** اور **اِستِغفار** پڑھنے کے بعد ہوا۔ **خدا** عَزَّوَجَلَّ **کی قسم!** خوش قسمت ہے وہ مسلمان جس کو مرتے وَقت کَلِمہ نصیب ہوجائے اُس کا آخرت میں بیڑا پار ہے۔ چُنانچِہ **نبیِّ رَحْمت**، شفیعِ اُمّت، مالِکِ جنّت، محبوبِ ربُّ العزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، جس کا آخِری کلام لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ ہو وہ داخِلِ جنّت ہو گا۔ (ابو داؤد شریف، رقم الحدیث ۳۱۱۶، ج ۳ ص ۱۳۲، داراحیاء التراث العربی)

فضل وکرم جس پر بھی ہُوا   لب پر مرتے دَم کَلِمَہ
جاری ہوا جنّت میں گیا   لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میں بہت خوش ہوں

بروز منگل ۱۲ ربیع النور شریف ۱۴۲۷ھ (11-04-2006)

میں ہونے والے **سانحہ نشتر پارک** کے شہید حاجی **محمد حنیف بلو** رحمۃ اللہ علیہ ابتداءً
ایک ماڈرن نوجوان تھے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** قبلہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ
دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ
کی **انفرادی کوشش** کی بَرَکت سے مذہبی ماحول اپنایا، نمازی بنے اور چہرے پر
سنّت کے مطابق داڑھی سجالی۔ جب **۱۷ صفر المظفر ۱۳۹۸ھ** شبِ جمعہ
رات تقریباً سوا دس بجے **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی **والدہ محترمہ** (جو بڑھاپے
کی دہلیز پر پہنچ چکی تھی) فوت ہوئیں۔ کچھ دیر کے بعد کچھ اسلامی بھائی تعزیت کے لئے
حاضر ہوئے ان میں **شہیدِ جشنِ ولادت** حاجی محمد حنیف بلو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی
شامل تھے۔ اُن کا بیان ہے کہ والدہ کی میّت گھر میں رکھی تھی، امیرِ اَہلسنّت دامت
بَرَکاتُہُمُ العالیہ صدمے سے چُور چُور **بارگاہِ رسالت** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں اس طرح
استغاثہ پیش کررہے تھے:

اے شافعِ امم شہ ذی جاہ لے خبر
للہ لے خبر مِری للہ لے خبر (حدائقِ بخشش)

والدہ مرحومہ کی تدفین میوہ شاہ قبرستان (بکرا پیڑی، باب المدینہ

کراچی) میں ہوئی۔ دوسرے دن میں نے (یعنی حاجی حنیف بِلو رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے) امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کو بتایا کہ جس وقت آپ والدہ کی میت کے قریب رورو کر دُعا واستغاثہ میں مشغول تھے۔ آپ کی والدہ مجھے مخاطب کر کے میمنی زبان میں فرمانے لگیں: (خلاصہ) **"الیاس سے کہہ دو رنجیدہ نہ ہو میں بہت خوش ہوں"**۔ یہ سُن کر میں سمجھا کہ شاید مجھے وَہم ہوا ہے، میّت کیسے بول سکتی ہے؟ لہٰذا میں نے آپ سے تذکرہ نہیں کیا۔ تدفین والے دن میں اپنے کمرے میں سونے کے لئے جب لیٹا اور ابھی میں جاگ ہی رہا تھا کہ **میری آنکھوں کے سامنے آپ کی والدہ مرحومہ** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا **آ کر کھڑی ہوگئیں**۔ اور میمنی زبان میں فرمانے لگیں: (مفہوم) **تم نے میرے بیٹے الیاس کو ابھی تک پیغام کیوں نہیں دیا کہ "وہ رنجیدہ نہ ہو میں بہت خوش ہوں"**۔ یہ سُن کر میں تعجُّب میں پڑا اور ایک حافظ صاحب کو میں نے یہ باتیں بتا کر مسئلہ معلوم کیا کہ میرے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے، کیا واقعی مُردے کلام کرتے اور اس طرح کے تصرُّفات کے اختیارات رکھتے ہیں؟ اس پر حافظ صاحب نے مجھے دلائل دے کر سمجھایا کہ اس طرح کے واقعات سے ہماری کتابیں بھری پڑی ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اپنے فضل و کرم سے اپنے پسندیدہ بندوں کو بہت سارے**

اختیارات دیتا ہے۔ لہٰذا میں مطمئن ہوا تب آپ کو یہ ساری باتیں بتائی ہیں۔

حاجی حنیف بِلو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بعد میں یہ بھی بتایا کہ میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو ان کی والدہ کا پیغام سنا کر جوں ہی پلٹا فوراً ان کی والدہ مرحومہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا چہرہ میری نگاہوں کے سامنے اُبھرا، دو الفاظ میں نے سنے، اور غائب ہو گیا۔ وہ دو الفاظ یہ تھے: **''شکریہ مہربانی۔''**

اللہ عزّوجلّ کی امیرِ اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

دُعا

یارَبِّ مصطفٰے عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! ہمیں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مَدَنی انعامات کا عامل بنا ۔ **یا اللہ!** عزّوجلّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللہ!** عزّوجلّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عزّوجلّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عزّوجلّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کر کے تفصیل لکھ دیجئے

جو اسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** یا **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کے **کُتُب و رسائل** سن یا پڑھ کر، بیان کی **کیسٹ** سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی و بَین الاقوامی **اجتماعات** میں شرکت یا **مَدَنی قافِلوں** میں سفر یا **دعوتِ اسلامی** کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر **صحت** ملی، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت **کَلِمَۂ طَیِّبَہ** نصیب ہوا یا اچھی حالت میں **رُوح قبض** ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں **خواب** میں دیکھا، **بشارت** وغیرہ ہوئی یا **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذریعے آفات و بَلیّات سے نَجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور ایک صفحے پَر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر اِحسان فرمائیے ''**محلہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی** (بابُ المدینہ) **کراچی عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ،** ''**شعبہ امیرِ اَہلسنّت** (دَامَتْ بَرَکَاتُہُم العالیہ) **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ**''۔

نام مع ولدیت:________________ **عُمر**___ **کن سے مرید یا طالب ہیں**______ **خط ملنے کا پتا**______________________

فون نمبر (بمع کوڈ):_______ **ای میل ایڈریس**________________

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام:__________ **سننے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ مہینہ / سال:**______ **کتنے دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا:**____ **موجودہ تنظیمی ذمہ داری**______ **مُنْدَرِجہ** بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں برائی چھوٹی وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لئے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی وغیرہ اور **امیرِ اَہلسنّت** دَامَت بَرَکاتُہُم العالیہ کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر ہونے والی **بَرَکات و کرامات** کے ''**ایمان افروز واقعات**'' مقام و تاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر **تفصیلاً تحریر فرما دیجئے**۔

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری** رَضَوی دامت بَرَکاتُہم العالیہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر **اللّٰہ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اور اُس کے **پیارے حبیبِ لبیب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتوں کے مُطابِق پُرسکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خیرخواہیٔ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا **مَدَنی مشورہ** ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بَیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے فُیُوض و بَرَکات سے مُسْتَفِیْد ہونے کے لئے ان سے **بَیعت** ہوجایئے۔ **اِن شَاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت میں کامیابی وسرخروئی نصیب ہوگی۔

مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو **مُرید یا طالب** بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت وعمر لکھ کر **عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ (کراچی) "مکتب مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّاریہ"** کے پتے پر روانہ فرمادیں، تواِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ **قادِریہ رَضَویہ عطّاریہ** میں داخل کرلیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

﴿۱﴾ نام وپتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضَرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضَرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کرلیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔